جہات

کفر کی سازش اور اس کا جواب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ملتِ اسلامیہ کے مابین وہی رابطہ ہے جو جسد و جان کے مابین ہے آپؐ کی ذات اور رسالت پر ایمان ہمارے ایمان کا جز ہے اگر آپؐ تشریف نہ لائے ہوتے تو آج ہم بھی العیاذ باللہ کفر کی دلدلوں میں پھنسے ہوئے کبھی پہاڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے اور کبھی خود تراشیدہ بتوں کے آگے، آپؐ نے ہمیں دنیا وی عاقبت دی اور کونین کی سعادت و سرخروئی سے نوازا، اس ملت کو آج تک جو کچھ ملا ہے اور جو کچھ ملے گا آپ ہی کے صدقہ میں ملا ہے اور ملے گا۔

علامہ اقبالؒ نے صحیح فرمایا ہے:

نسخۂ کونین را دیباچہ اوست

جملہ عالم بندگان و خواجہ اوست

آپؐ نے خود دکھ اٹھائے، پتھر کھاتے، گالیاں سنیں، سختیاں جھیلیں مگر امت کو ایک صراطِ مستقیم دیکر اور اللہ کی امانت اللہ کے بندوں تک پہنچا کر سفرِ آخرت پر روانہ ہوگئے امت قیامت تک آپؐ کے احسانات سے سبکدوش نہیں ہوسکتی اسی لیے اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفٰے است

آبروئے ما زنام مصطفٰے است

چونکہ آپؐ عین ایمان ہیں اس لیے آپ کی حیات میں اور وفات کے بعد بھی آپؐ کے ناموس کی حفاظت امت کا اہم ترین فریضہ رہا ہے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا

ہے لیکن آپؐ کی توہین، تنقیص، یا آپ کی شان میں ادنیٰ گستاخی کا شائبہ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کبھی بھی کسی ایسے شخص کو زندہ نہیں چھوڑا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔

کتاب وسنّت، اجماعِ امت، اور تصریحاتِ ائمہ دین کے مطابق توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا قتل ہے۔

قاضی عیاضؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے واجمعت الامۃ علی قتل متنقصہ من المسلمین وسابہ۔

ترجمہ:۔ اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اگر کوئی مسلمان حضور صلی اللہ وسلم کی شان میں سب وتنقیص کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ (الشفا ج ۲ ص ۲۱۱)

قاضی عیاض نے لکھا ہے امام ابوبکر بن منذر نے فرمایا عام علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کرے تو اسے قتل کیا جائے گا انہیں میں سے مالک بن انس، لیث، امام احمد، امام اسحاق رحمہم اللہ ہیں اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قول کا یہی مقتضا ہے اور ان ائمہ کے نزدیک اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی۔ امام ابوحنیفہؒ ان کے شاگردوں، امام ثوری کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزاعی کا قول بھی اسی طرح ہے۔ (حوالہ بالا ص ۲۱۵)

صحیح بخاری ج اول ص ۴۹ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن خطل کو اس وجہ سے کہ وہ شاتم الرسول تھا، حرم میں قتل کروا دیا۔ فتح الباری میں اس واقعہ کی پوری تفصیلات درج ہیں۔ اصحابِ علم۔ فتح الباری ج ۴ ص ۵۹ طبع لاہور کی طرف رجوع فرماسکتے ہیں۔

محمد ابن سمنون کا قول تو یہاں تک ہے کہ شاتم الرسول کے کفر اور عذاب میں جو شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ (الشفاء ص ۲۱۶)

اس مسئلہ پر صحابۂ کرام کے زمانہ سے لے کر آج تک تمام اہل فتویٰ کا اجماع رہا ہے۔

فتاویٰ شامی میں لکھا ہوا ہے ۔

والحاصل انه لا شك ولا شبهة فی کفر شاتم النبی صلی الله علیه وسلم وفی استباحة قتله وهو المنقول عن الائمة الاربعة ۔

ترجمہ :۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہنے والے کے کفر اور اس کے مستحقِ قتل ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے چاروں ائمہ کرام امام ابوحنیفہؒ، امامِ مالکؒ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ سے یہی منقول ہے ۔ امام ابن ہمام حنفی نے شرح فتح القدیر میں لکھا ہے کہ شاتم الرسول کو حدًّا قتل کیا جائے گا ۔ (ج ۴ ص ۴۶)

حدًّا کا مطلب یہ ہے کہ اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی یہی احناف کا مسلک ہے ۔ مشہور حنفی فقیہہ قاضی خان نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی بھی توہین کر دی تو وہ کافر ہو جائے گا ۔

ان حوالوں پر نگاہ ڈالنے کے بعد معمولی عقل کا آدمی بھی یہ سمجھ لے گا کہ مردودِ زمانہ سلمان رشدی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب شیطانی آیات SATENIC VERSES میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں جو گستاخیاں کی ہیں ان کی بنا پر وہ کافر و مرتد اور مباح الدم ہو گیا اور پوری اُمتِ مسلمہ پر یہ واجب ہو گیا ہے کہ وہ اس ملعون کو واصل جہنم کرے ، اسلام کا یہ کوئی نیا اصول نہیں بلکہ ساری دنیا کے مذاہب میں یہ اصول مانا گیا ہے کہ مقدس ترین شخصیات کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے ۔

اگر کسی حکومت کا کوئی دشمن یا دشمن افواج کا کوئی سپاہی جنگی قیدی بن جائے تو اس کا قتل جائز نہیں ہے لیکن اگر اپنی فوج کا کوئی سپاہی اپنے ہی ملک اور فوج کے خلاف جاسوسی کرے تو وہ واجب القتل ہوتا ہے اور دنیا کا کوئی قانون اسے معافی نہیں دے سکتا ہے ۔ پاکستان کے مسلمانوں نے بھی بارہ فروری کو اسلام آباد میں جو احتجاجی مظاہرہ کیا وہ درست

اور حق بجانب تھا۔

امام خمینی نے رشدی کو گردن زدنی قرار دینے میں کوئی غلطی نہیں کی لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ یورپی برادری کے تمام ممالک نے متفقہ طور پر اپنے ردعمل کا اظہار اس طرح کیا کہ اپنے سفراء کو ایران سے واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

فرانس کے وزیر خارجہ موسیو رولینڈ ڈوماس نے یورپی برادری کے سفیروں کو تہران سے واپس بلانے کی تجویز کے ساتھ ہی ساتھ بنیادی انسانی حقوق کے احترام کے لیے سلمان رشدی کو مکمل تحفظ فراہم کرنے پر زور دیا ہے مغربی جرمنی کے وزیر تعلیم جرگن موئیلمان نے امام خمینی کی طرف سے رشدی کے واجب القتل ہونے کے فتویٰ کو وحشیانہ قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف سلامتی کونسل میں غور کی اپیل کی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر نے ایک ٹی وی انٹرویو میں رشدی کے قتل کی دھمکی کو ناقابل برداشت قرار دیا ہے اور ایران کو مشورہ دیا ہے کہ مہذب دنیا کے ساتھ روابط رکھنے کے لیے ایران کو مہذب رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ کنیڈا اور آسٹریلیا نے نہ صرف یہ کہ اس کتاب پر پابندی کو مناسب نہیں سمجھا بلکہ ان ممالک میں بڑے پیمانہ پر کتاب منگوانے کے انتظامات کو وسعت دی جا رہی ہے۔ ان سارے اقدامات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اگر غور کیا جائے تو ایک بات بالکل واضح اور صاف ہو کر سامنے آجائے گی کہ انسانی حقوق اور تہذیب و تمدن کے دعویدار ان ملکوں میں اسلامی اقدار اور مسلمانوں کے بارے میں کوئی نرم گوشہ نہیں پایا جاتا اور جب کبھی ملت اسلامیہ کی دل آزاری کا موقعہ آتا ہے تو "الکفر ملۃ واحدۃ" کے اصول کے مطابق سب متحد ہو کر مشترکہ محاذ قائم کر لیتے ہیں۔

کشمیر میں مسلمانوں کا خون بہے یا فلسطینی مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جائیں عورتوں اور بچوں کو قتل کیا جائے یا قبرص میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتے تو کسی کو نہ تہذیب یاد آتی ہے نہ انسانیت لیکن جب قبرصی مسلمانوں کو ظلم و ستم سے رہائی دلانے کے لیے ترک افواج نے اقدامات کیے تو ساری مغربی دنیا میں انسانیت کی دھائی دی جانے لگی۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

سچی بات یہ ہے کہ روس ہو یا بھارت، امریکہ ہو یا برطانیہ اسلام کے خلاف سب متحد ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ مسلمان بھی کفر کے مقابلہ میں بنیان مرصوص اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوتے مگر ادھر دیکھئے تو قبائے ملت تار تار ہے کہیں دائیں بائیں کا جھگڑا ہے، کہیں شیعہ سنی کا فساد، کہیں فرقہ بندیاں ہیں اور کہیں لسانی اختلافات۔ امام خمینی نے رشدی کے قتل کا جو فتویٰ دیا اس نے عالمی ملت کفریہ کو جھنجوڑ کر رکھ دیا اور اس ردعمل کا اظہار کیا جو اوپر بیان کیا گیا ہے لیکن خمینی اکیلا کھڑا ہے کسی بھی مسلم ملک کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ اہل مغرب کے اس ردعمل کے اظہار پر خمینی کی حمایت کرتا حالانکہ بحمداللہ اس وقت دنیا میں اکتالیس مسلم ممالک ہیں۔ جن کی اکثریت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھتی ہے جنہوں نے اپنی حیات طیبہ میں ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیکر بے مثال اور عالمگیر اخوت کی بنیاد ڈالی اور ایک خدا ایک رسول ایک قرآن اور ایک قبلہ کے ماننے والوں کا ایک ایسا کنبہ تشکیل دیا جس نے تمام اختلافات و افتراقات کی بنیادیں ڈھا دیں۔ وقت آگیا ہے کہ امت مسلمہ ملتِ کفر کے مقابلے میں ڈٹ کر کھڑی ہو جائے اور ان تمام سازشوں کا جو رنگ و نسل عرب و عجم فرقہ واریت اور وطنیت کی بنیادوں پر دشمنانِ اسلام کی طرف سے پھیلائی جا رہی ہیں ان کا خاتمہ کیا جائے۔ حیرت کی بات ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کرنے والے کے تحفظ کے لیے تو ساری دنیا کا کفر متحد ہو گیا لیکن آپؐ کے ناموس کی حفاظت کے لیے سوائے خمینی کے کوئی آگے نہیں آرہا۔

اس موقعہ پر ایک بات اور بھی غور طلب ہے کہ آخر اہلِ مغرب اور اہلِ کفر ملعون سلمان رشدی کی حفاظت کے لیے اتنے سرگرم عمل کیوں ہیں؟ اس کے بہت سے اسباب ہیں لیکن سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ شیطانی آیات کو انہی لوگوں نے لکھوایا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر دو چار سالوں کے بعد مغربی پریس اس طرح کی حرکتیں کرتا ہے احتجاج ہوتے ہیں

کچھ لوگ اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور بات رفع دفع ہو جاتی ہے۔ دراصل ملتِ کفریہ ہر دو چار سالوں کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے یا کسی ملعون سے گستاخی کرا کر یہ ٹیسٹ کرنا چاہتی ہے کہ مسلمانوں میں اب کتنا جذبۂ ایمانی باقی رہ گیا ہے۔ جب ان کو اندازہ مل جاتا ہے کہ فلاں ملک اور فلاں علاقے میں اتنا جذبۂ ایمانی باقی ہے تو پھر وہ اپنے گماشتوں کے ذریعے دو چار سال ان علاقوں میں اینٹی اسلام پروپیگنڈے کراتے اور اس طرح جانچتے ہیں کہ اس تمام عرصے میں ہمیں کس حد تک کامیابی حاصل ہو سکی۔ اس طرح کے واقعات کو سرسری انداز میں دیکھنا نہیں چاہیے بلکہ مذکورہ بالا نکتے کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے لیے اسی طرزِ عمل کا تعین کرنا چاہیے۔

اہلِ یورپ آزادیٔ اظہار کے بہت بڑے مدعی اور مبلغ ہیں۔ مگر برطانیہ نے اپنے چرچ کو تحفظ دے رکھا ہے اور کسی شخص کو یہ اجازت نہیں ہے کہ برطانوی چرچ کے خلاف کوئی بات لکھے۔ یہ عجیب دوغلی پالیسی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کو چاہیے کہ دریوزہ گری اور کاسہ لیسی چھوڑ کر متحد ہو جائیں اور وہ تمام دولت جو مسلم ممالک نے مغربی ممالک میں جمع کرا رکھی ہے وہاں سے نکال لیں جس طرح یورپی ممالک نے ایران سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے ہیں سارے مسلم ممالک بہ فکرِ فردا اور غمِ سود و زیاں سے بے پروا ہو کر ان تمام ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کر دیں جو کسی بھی درجے میں رشدی کو تحفظ دے رہے ہیں یا اس کی تائید کر رہے ہیں۔ اگر یہ اقدامات کیے گئے تو زیادہ نہیں صرف ایک ہفتے میں آزادیٔ اظہار کے مبلغوں حقوقِ انسانی کے نام نہاد محافظوں اور رشدی کے مؤیدوں کو دن میں تارے نظر آنے لگیں گے۔

در رہِ منزلِ لیلیٰ کہ خطرہاست بجاں
شرطِ اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

[signature]